© rasailojaraid.com

حالات وواقعات

ڈاکٹر محمد غطریف شہباز ندوی

پروفیسر فواد سیزگینؒ

(گزشتہ دنوں عالم اسلام کے ممتاز محقق اور دانشور پروفیسر فواد سیزگین انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے مختصر حالات زندگی اور علمی خدمات کے تعارف پر مبنی یہ تحریر، جو ان کی حیات میں ماہنامہ ’’افکار ملی‘‘ دہلی میں شائع ہوئی تھی، مذکورہ مجلّہ کے شکریے کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔)

بیسویں صدی مسلمانوں کے سیاسی و علمی عروج وزوال کی صدی رہی ہے۔ اس صدی کے پہلے نصف میں مسلمانانِ عالم جہاں علمی و تحقیقی اور سیاسی و معاشی زوال کی انتہا کو پہنچ رہے تھے، وہیں اس صدی کے نصف ثانی میں انہوں نے علمی و تحقیقی میدان میں عروج وارتقاء کی ایک دوسری داستان لکھی۔ چنانچہ جہاں بہت سارے مسلم ممالک نے استعمار کے چنگل سے نجات پائی، وہیں فکر و تحقیق کے میدان میں بہت سے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے علم و تحقیق، تصنیف وتالیف اور بحث وریسرچ کی ان تابندہ روایات کو پھر سے زندہ کیا جو کبھی اسلاف کا طرۂ امتیاز ہوا کرتی تھیں۔ ان بڑی اور عظیم محقق شخصیات میں ڈاکٹر محمد حمیداللہ (پیرس) کے علاوہ پروفیسر فواد سیزگین وغیرہ جیسی شخصیات بھی ہیں جن کو علوم اسلامیہ کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے پر فیصل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اگلی سطور میں انہی ڈاکٹر فواد سیزگین (ترکی) کا مختصر تعارف کرانا مقصود ہے۔ البتہ ان کے گھریلو حالات راقم کو تلاش کے باوجود نہیں مل سکے۔ بڑی عنایت ہوگی اگر کوئی قاری اس سلسلے میں مزید معلومات فراہم کر سکے۔ فواد سیزگین (Fuat Sezgin) چوبیس اکتوبر 1924ء کو ترکی کے مقام بطلس میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے علاقہ میں پانے کے بعد استنبول آ گئے، جہاں انہوں نے جامعہ استنبول میں داخلہ لیا اور 1947ء میں اس کی فیکلٹی آف آرٹس سے گریجویشن کیا، یہیں سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی اور عربی زبان وادبیات میں 1954ء میں اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا، جس کے نگراں جامعہ استنبول میں اسلامی علوم اور عربی ادبیات کے ماہر ایک جرمن مستشرق پروفیسر ہیلمٹ رٹر (Hellmut Ritter) تھے۔ رٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے اس شاگرد پر بہت شفقت کرتے تھے۔ ان کے مشورے سے پی ایچ ڈی کے مقالہ کے لیے فواد سیزگین نے بخاری کے مصادر کا موضوع منتخب کیا۔ مصادر بخاری پر اپنے تحقیقی کام میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ امام بخاریؒ نے مکتوبہ و مدونہ مصادر و مراجع پر اعتماد کیا ہے نہ کہ صرف زبانی روایات اور مراجع پر، جیساکے مشہور عام ہے۔ پی ایچ ڈی کے بعد فواد سیزگین اسی یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہوگئے۔ ان سے قریبی زمانہ میں ایک اور مشہور جرمن مستشرق کارل بروکلمن نے عربی اور اسلامی ادبیات پر تاریخ آداب اللغۃ العربیہ کے نام سے ایک مبسوط کام کیا تھا۔ گرچہ کارل بروکلمن ترکی آتے جاتے رہتے تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی اور مسلمان علما سے اُن کا کبھی انٹرایکشن یا تبادلہ خیال نہیں ہوا، کیونکہ ان کی کتاب یوں تو بہت تحقیقی، مستند اور جامع سمجھی جاتی ہے مگر اس میں صرف یورپی مصادر و مراجع سے کام لیا گیا ہے اور مسلمان علما کی کتابوں کا کوئی ذکر اذکار نہیں ہے۔ اس خلا کے باعث وہ ناتمام کتاب ہے اور اس خلاء کو پُر کرنے کی یورپی اسکالروں نے کئی کوششیں کی ہیں۔ چنانچہ 1950ء میں اس کتاب کی تکمیل اور کمیوں کی تلافی کا کام کئی محققین کی ایک ٹیم نے مل کر کیا اور اس منصوبے کو UNESCO نے فنڈ فراہم کیا۔ نیز برل پبلشنگ نے اس کی اشاعت کی ذمہ داری لی۔ اس طرح یہ کام پہلے سے بہتر تو ہوگیا مگر ابھی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت باقی تھی۔ کارل بروکلمن کی اس کتاب کا مطالعہ بالاستیعاب جب فواد سیزگین نے کیا تو اس کے نقائص اُن پر اچھی طرح واضح ہوگئے اور انہوں نے تلافی مافات کے لیے کمر کس لی۔ ان کی مشہور عالم کتاب تاریخ التراث العربی (عربوں کی میراث علمی کی تاریخ) اسی طرح منصۂ شہود پر آئی۔ یہ کتابی سلسلہ ابھی جاری ہے، اس کی پندرہ جلدیں طبع ہوچکی ہیں اور دو پر وہ کام کر رہے ہیں۔ پوری کتاب سترہ جلدوں میں آئے گی۔

فواد سیزگین مطالعہ و تحقیق کے آدمی ہیں اور اسی کے لیے وقف ہیں۔ اپنے استادوں میں انہوں نے پرفیسر رٹر کا اثر سب سے زیادہ قبول کیا ہے جنہوں نے ان کو مشورہ دیا تھا کہ اگر ”وہ واقعی اسکالر بننا چاہتے ہیں تو ان کو سترہ گھنٹے یومیہ پڑھنا چاہیے“۔ انہوں نے استاد کی اس بات کو گرہ سے باندھ لیا اور آج تک اس پر عمل پیرا ہیں اور آج بیاسی سال کی عمر میں بھی وہ چودہ گھنٹے کام کرتے ہیں۔ رٹر سے ملاقات کو وہ اپنی زندگی کا اہم موڑ مانتے ہیں اور اسے The time when I was born again (ایسا لمحہ جب میں دوبارہ پیدا ہوا) کہا کرتے ہیں۔ ایک دن انہوں نے رٹر سے معلوم کیا کہ کیا عربوں اور مسلمانوں کی تاریخ میں ریاضیات کے میدان میں کوئی بڑا نام نہیں ہے؟ رٹر کو حالانکہ یہی پڑھایا گیا تھا کہ مسلمان اور عرب ایک جاہل قوم ہیں اور انسانی تاریخ میں ان کا کوئی بڑا کارنامہ نہیں۔ مگر رٹر ایک منصف مزاج آدمی تھے، انہوں نے فواد سیزگین کو بتایا کہ ایک نہیں کئی بڑے نام ہیں۔ بس پھر کیا تھا، ان کے دل کو یہ بات لگ گئی اور انہوں نے اس موضوع پر مطالعہ و تحقیق شروع کردی،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس کا نتیجہ ان کی کتاب Natural Sciences in Islam ہے۔ یہ کتاب پانچ جلدوں میں ہے اور اس میں انہوں نے سائنسی علوم میں مسلمانوں اور عربوں کے کارناموں کو نہایت مستند مصادر و مراجع کی بنیاد پر بیان کیا ہے۔ جرمنی میں مستقل قیام پذیر ہونے سے پہلے بھی ریسرچ و تحقیق کے لیے انہوں نے جرمنی کا سفر کیا تھا۔

فواد سیز گین ترکی کی جامعہ استنبول میں پڑھا رہے تھے کہ 27 مئی 1960ء کو ملک میں فوجی بغاوت ہو گئی اور نئی حکومت نے بغیر کسی سبب کے یونیورسٹی کے 147 پروفیسروں کو برخواست کر دیا۔ اگرچہ ان کے دو چھوٹے بھائیوں کو بھی حراست میں لے لیا گیا تھا، مگر سیز گین نے اس کے باوجود یونیورسٹی میں اپنے فرائض انجام دینے جاری رکھے۔ ایک دن وہ صبح صبح یونیورسٹی جا رہے تھے کہ ہاکر نے ان کو اخبار پکڑا دیا جس میں یہ خبر تھی کہ نئی حکومت نے یونیورسٹی کے 147 پروفیسروں کو برخواست کر دیا ہے۔ اس بارے میں وہ لکھتے ہیں: ’’میں ترکی چھوڑنا نہیں چاہتا تھا مگر اس کے علاوہ میرے پاس کوئی آپشن نہیں بچا تھا‘‘۔ وہ یہ خبر پڑھ کر سلیمانیہ لائبریری گئے اور وہاں بیٹھ کر امریکہ اور یورپ میں اپنے دوستوں کو خطوط لکھے کہ نئے حالات میں ترکی میں رہ کر ان کے لیے کام کرنا ممکن نہیں رہا، کیا وہ ان کو کوئی موقع دیں گے؟ ایک ماہ کے اندر اندر کئی جگہوں سے مثبت جواب آئے۔ انہوں نے جرمنی کی فرینکفرٹ یونیورسٹی جانا پسند کیا جہاں وہ اس سے پہلے بھی کئی بار جا چکے تھے۔ جس دن ان کو روانہ ہونا تھا اس کے بارے میں وہ بہت جذباتی ہو گئے، لکھتے ہیں: ’’ترکی سے اپنی روانگی کی شام میں ’’گلاتا برج کے قراقوے‘‘ (استنبول کا ساحلی علاقہ) کی جانب گیا۔ میں 15-20 منٹ تک ’’اوسکدار‘‘ (استنبول کی ایک گنجان آباد میونسپلٹی) کو دیکھتا رہا۔ یہ رات بڑی خوبصورت تھی مگر میرے آنسو بہہ رہے تھے، میں ناراض نہیں مگر غم زدہ ضرور تھا۔‘‘

اس کے بعد وہ جرمنی چلے گئے اور 1962ء سے فرینکفرٹ یونیورسٹی میں وزٹنگ لیکچرار کی حیثیت سے کام شروع کر دیا۔ 1965ء میں انہوں نے عرب سائنس کی تاریخ پر پھر پی ایچ ڈی کی اور اسی سال اپنی وہ مشہور کتاب لکھنی شروع کی جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ یہ کتاب انہوں نے جرمن میں لکھی جس کا نام ہے: ’’Geschechte des arabischen shehrefttrms‘‘ اس کتاب کا موضوع اسلامی علوم کی تاریخ ہے جس کا انگریزی نام ہے: ’’History of Arabi-Islamic sciences and technology in the Islamic world‘‘ اردو میں اسے اسلامی عربی سائنسی و ٹیکنالوجی کے علوم کی تاریخ کہیں گے۔ اس کا عربی ترجمہ ہو چکا ہے اور متداول ہے۔ اور اسی کی بنیاد پر ان کو فیصل ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا۔ اس کی پہلی جلد میں عربی و اسلامی علوم ہیں جن میں مذہبی علوم بھی شامل ہیں۔ 1970ء میں اس کی دوسری جلد شائع ہوئی جس میں طبّی علوم سے بحث کی گئی ہے۔ 1971 میں تیسری جلد آئی جس میں علم کیمیا، کیمسٹری جیسے علوم ہیں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چوتھی جلد 1974ء میں آئی جس میں ریاضی ہندسہ اور ہیئت فلکیات، علم نجوم وغیرہ علوم کا ذکر ہے۔ 1978ء میں اس کی وہ جلد منظر عام پر آئی جس میں شاعری، عروض، نحو وصرف اور بلاغت اور دوسرے لغوی علوم کا تذکرہ ہے۔ یہ کتابی سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اس کتاب کی اہمیت اور استناد کا مرتبہ یہ کہ پاکستان کے ایک بڑے اسکالر اور دانشور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کہا تھا کہ "یہ کتاب اس قابل ہے کہ اس کے براہِ راست مطالعہ کے لیے جرمن زبان سیکھ لی جائے۔" (ملاحظہ ہو، ماہنامہ الشریعہ کی خصوصی اشاعت بیاد ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ جنوری فروری 2011ء)

پروفیسر فواد سیزگین اب دنیا کے ایک بڑے تحقیقی ادارے Institute of Historical Arab-Islamic Sciences at John wolfgang Goethe University Frankfurt Germany کے بانی و صدر ہیں اور اسی یونیورسٹی میں Natural Scienes میں پروفیسر آف ایمرٹس۔ یہ ادارہ عرب مسلم تاریخی کلچر پر ریسرچ و تحقیق کرتا ہے۔ سیزگین کہتے ہیں کہ مسلم سائنس کا دورِ عروج آٹھویں صدی عیسوی سے سولہوی صدی تک رہا ہے۔ یورپی اسکالر آج سیزگین کو Conqueror of a missing treasure (مخفی خزانہ کا فاتح) کہتے ہیں، کیونکہ انہوں نے مغرب کے قرون مظلمہ (یعنی اسلامی دور) کے تصور کو غلط ثابت کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ آج کی ترقی یافتہ سائنس دراصل مسلمانوں اور عربوں کی ہی ریسرچ و تحقیق کا ثمرہ ہے۔ اور قرون وسطیٰ کے جن ادوار کو مغرب والے تاریک دور کہتے رہے ہیں وہ اسلامی سائنس کا عہد ہے اور اس کو تاریک دور قرار دینا جہالت اور تعصب ہے۔ اب وہ ایک اور کتاب پر کام کر رہے ہیں جو پانچ جلدوں میں ہو گی اور مسلم تاریخ کے مختلف گوشوں کا احاطہ کرے گی۔

پروفیسر سیزگین روانی سے عربی، ترکی، انگریزی اور جرمن بولتے ہیں، البتہ ان کی تحریری زبان جرمن ہے۔ آغاز میں وہ ترکی میں پڑھاتے تھے مگر جرمنی جانے کے بعد جلد ہی انہوں نے جرمن پر عبور حاصل کر لیا۔ انہوں نے اسلامی ٹیکنالوجی اور سائنس پر ایک میوزیم بھی بنایا ہے جس میں مسلم سائنس کے نادر نمونے، نقشے، خریطے، جدولیں اور سائنسی آلات واصطرلاب وغیرہ جمع کیے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ جرمنی اور ترکی، نیز مغرب میں مختلف جگہوں پر مسلم سائنس کی نمائش بھی لگا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک ترکی مؤرخ زکی ولیدی طوغان کے ساتھ مل کر انہوں نے ترکی میں بھی Islamic Science Research Institute قائم کیا ہے۔ انہوں نے مسلم نقشہ نویسوں پر بھی کام کیا ہے اور ساتویں صدی میں عرب اسلامی علوم اور ان کے یونانی مصادر پر بھی ان کی گہری نظر ہے اور اس موضوع پر وہ جرمن و ترکش میں سینکڑوں مقالات تحریر کر چکے ہیں۔

فواد سیزگین جرمنی کے معروف مجلّہ Journal for the History of Arab-Islamic Sciences کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں۔ ان کی تحقیق کے مطابق عرب سیاح اور ملاح 1420ء میں ہی امریکہ پہنچ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چکے تھے۔ مختلف نقشوں اور جغرافیائی خریطوں اورآ ثار قدیمہ کے نمونوں کے مطالعہ سے انہوں نے یہ بات ثابت کی ہے۔ ان کو 1978ء میں علوم اسلامیہ کی خدمت کے سلسلے میں عالم اسلام کا باوقار انعام فیصل ایوارڈ دیا گیا۔ ان کے ساتھ ایوارڈ پانے والوں میں مولانا مودودیؒ بھی تھے جنھیں اسی سال اسلامی خدمات کے لیے یہ ایوارڈ دیا گیا تھا۔ فیصل ایوارڈ کے علاوہ ان کو جرمنی کا مشہور انعام The great medal for distinguised sciences of the federal republic of Germany بھی دیا گیا۔ وہ ترکی اکیڈمی برائے علوم، مجمع اللغۃ العربیہ، دمشق، قاہرہ اور بغداد کے ممبر ہیں، جن کا ممبر ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ اس کے علاوہ اکیڈمی آف سائنس مراکش کے رکن ہیں۔ اس طرح پروفیسر فواد سیز گین اسلامی و عربی علوم کے میدان میں ایک منارۂ نور ہیں اور اسلاف کی علمی روایتوں کے امین، جن کے چراغ سے کتنے ہی چراغ جلیں گے اور جن کی تابانی سے کتنے ہی نقوش روشن ہوں گے۔

نئی زمینوں کی تلاش

(فلسفہ سائنس، سماجیات اور چارلس پرس کے مقالات کا انتخاب)

اردو ترجمہ: عاصم بخشی

حصہ اول: Oجدید طبعی سائنس کی مابعد الطبیعیاتی بنیادیں O طبیعی علوم میں ریاضی کی غیر معقول تاثیر Oسائنس کی، مادیت پسندی سے رہائی Oمسئلہ شعور کا آ منا سامنا Oسیکولر ثقافت میں خدا پرست فلسفی O تعلیم کا خاتمہ: امریکی یونیورسٹی کا انشقاق O علم سماجیات: دعوت نامے کی باز طلبی؟

حصہ دوم: Oچارلس پرس اور اس کی تعریف فلسفہ Oتہذیب کی تاریخ میں عصر حاضر کا مقام Oسائنسی فلسفہ: چند توضیحات O تنصیب اعتقاد: اعتقادات کا استحکام کیسے ممکن ہے؟ Oاپنے تصورات کو کیسے واضح کریں؟

صفحات: ۳۴۰۔ قیمت: ۶۵۰ روپے

ناشر: اردو سائنس بورڈ لاہور 042-99205676,99205969

© rasailojaraid.com